بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاھدین ختم نبوت

آرٹیکل نمبر 41

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک جید عالم، خطیب اور ادیب تھے۔ انھوں نے فتنہ قادیانیت کے خلاف عربی زبان میں ایک کتاب ’’القادیانیۃ‘‘ تحریر فرمائی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ ’’مرزائیت اور اسلام‘‘ کے نام سے کیا۔ مولانا کی یہ تصنیف ردقادیانیت کی کتب میں نہایت اہم اضافہ ہے۔ مولانا مرحوم اپنی اس کتاب کی قبولیت کے سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھتے ہیں:

’’جب 1967ء کے رمضان المبارک کی ستائیسویں شب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں اپنی کتاب ’’القادیانیۃ‘‘ کو مکمل کر کے سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سحر گاہ دعائے نیم شبی لبوں پر لیے باب جبرئیل کے راستے (کہ جب دیار حبیب علیہ السلام میں میرا مکان اسی جانب تھا) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر داخل ہوتا ہوں، لیکن روضۂ اطہر کے سامنے پہنچ کر ٹھٹک جاتا ہوں کہ آج خلاف معمول روضۂ معلّٰی کے دروازے وا ہیں اور پہرے دار خندہ رُو استقبالیہ انداز میں منتظر ہیں۔ میں اندر بڑھا جاتا ہوں کہ سامنے سرورِ کونین رحمت عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رعنائیوں اور زیبائیوں کے جھرمٹ میں صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ کی معیت میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ دل خوشیوں سے معمور اور دماغ مسرتوں سے لبریز ہو جاتا ہے اور جب میں دیر گئے باہر نکلتا ہوں تو دربان سے سوال کرتا ہوں۔ ’’یہ دروازے تم روزانہ کیوں نہیں کھولتے؟‘‘ جواب ملا ’’یہ دروازے روزانہ نہیں کھلا کرتے!‘‘ آنکھ کھلی تو مسجد نبوی کے میناروں سے یہ دلکش ترانے گونج رہے تھے۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

اور صبح جب میں نے مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کو ماجرا سنایا تو انھوں نے فرمایا: ’’تمھیں مبارک ہو! ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے تمہاری کاوش کو پسند فرمایا ہے۔‘‘